59928 ۔ استنجاء افضل ہے یا پتھر استعمال کرنے ؟

سوال

کیا پانی کی موجودگی میں پتھر یا ٹشو پیپر کے ساتھ استنجاء کرنا صحیح ہے ؟
اور اگر صحیح ہے تو اس کی دلیل کیا ہے، اور پانی سے استنجاء کرنا افضل ہے یا کہ پتھر استعمال کرنے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

علماء کرام کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر پانی موجود بھی ہو تو پتھر یا ٹشو پیپر کے ساتھ استنجاء کرنا صحیح ہے.

اس کی دلیل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو شخص وضوء کرے تو وہ ناک کو جھاڑے اور جو پتھر استعمال کرے وہ طاق پتھر استعمال کرے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (159) صحیح مسلم حدیث نمبر(237)

ابن قیم رحمہ اللہ نے " اغاثۃ اللھفان " میں مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے کہ گرمیوں اور سردیوں میں پتھر کے ساتھ استنجاء کرنا جائز ہے.

دیکھیں: اغاثۃ اللھفان (1 / 151).

پتھر یا مٹی کے ڈھیلے وغیرہ کے ساتھ استنجاء کرنے میں شرط یہ ہے کہ: تین بار گندگی والی جگہ کو صاف کیا جائے حتی کہ اچھی طرح صفائی ہو جائے، اس کی دلیل مسلم شریف کی درج ذیل حدیث ہے:

سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین پتھروں سے کم کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (262).

لیکن پانی کے ساتھ استنجاء کرنا افضل اور بہتر ہے اس کی دلیل صحیح مسلم اور سنن نسائی کی درج ذیل حدیث ہے، ذیل کے الفاظ سنن نسائی کے ہیں:

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو میں اور میرے جیسا ایك اور لڑکا پانی کا برتن اٹھا کر لے جاتے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے ساتھ استنجاء کرتے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (271) سنن نسائی حدیث نمبر(45).

" اداوۃ " چمڑے کا ایك چھوٹا سا برتن ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ " المغنی " میں لکھتے ہیں:

" اور اگر کوئی شخص ان دونوں اشیاء میں سے کسی ایك پر اقتصار کرنا چاہے تو پانی افضل ہے، کیونکہ حدیث میں بیان ہوا ہے، اور اس لیے بھی کہ یہ گندگی والی جگہ کو پاك صاف کر دیتا ہے، اور بعینہ نجاست اور اس کا اثر زائل کرنے کا باعث ہے، اور پھر صفائی ستھرائی میں بھی زیادہ بلیغ اور بہتر ہے.

اور اگر وہ پتھر استعمال کرنے پر اقتصار کرنا چاہے تو اہل علم کے بغیر کسی اختلاف کے ایسا بھی کرنا جائز ہے؛ کیونکہ اس کے متعلق بھی ہم احادیث بیان کر چکے ہیں؛ اور اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے " اھـ

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 206).

واللہ اعلم .